مقتل لہوف
تالیف: سید ابن طاؤس
ناشر اسلامک بک سنٹر اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبیل سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

مقتل لہوف

سید ابن طاؤسؒ

(متوفی ۶۶۴ھ)

مترجم

مولانا مظہر حسین حسینی

ناشر

اسلامک بک سنٹر اسلام آباد

نام کتاب	:	مقتل لہوف
مؤلف	:	سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	مولانا مظہر حسین حسینی
پیشکش	:	مولانا سید محمد ثقلین کاظمی
نظر ثانی	:	مولانا محمد حسن جعفری (ایم اے)
کمپوزر	:	غلام حیدر، میکسیما کمپوزنگ سینٹر، 03465927378
پرنٹنگ	:	میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی، موبائل: 03335169622
بار اشاعت	:	دوم۔ جنوری ۲۰۰۶ء
بار اشاعت	:	سوم۔ اپریل ۲۰۰۸ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	120 روپے
ناشر	:	اسلامک بک سنٹر

362-C، گلی نمبر 12، G/6-2، اسلام آباد

فون نمبر 051-2870105

ملنے کا پتہ :

مکتبۃ الرضا 8۔ بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-7245166

معصوم پبلیکیشنز، منٹھوکھا، کھرمنگ، بلتستان

کے منہ میں دھکیلتے تھے۔

شہادتِ علی اکبرؑ

جب امام حسین علیہ السلام کے باوفا ساتھیوں کے بدن کے ٹکڑے ہوگئے، اور سب خاک کربلا پر سو گئے، اہل بیتؑ کے سوا کوئی باقی نہ رہا تو اس وقت حضرتؑ کے فرزند علی بن الحسینؑ کہ جن کا چہرہ تمام لوگوں سے خوبصورت تھا اور جن کا اخلاق سب سے اعلیٰ تھا، اپنے باپ کی خدمت میں آئے اور جنگ کی اجازت طلب کی۔ امام حسین علیہ السلام نے بلا جھجک آپؑ کو اذن دے دیا۔ ﴿ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْهِ نَظَرَ آیِسٍ مِنْهُ﴾ اس کے بعد حسرت بھری نگاہ ان کے وجود پر ڈالی، اور بے اختیار آنسو چہرے پر جاری ہوگئے اور کہا:

﴿اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰی هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ اِلَیْهِمْ غُلَامٌ اَشْبَهُ النَّاسِ خَلْقًا وَ خُلُقًا وَ مَنْطِقًا بِرَسُوْلِکَ وَ کُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلٰی نَبِیِّکَ نَظَرْنَا اِلَیْهِ﴾۔

خداوندا! گواہ رہنا کہ اب میں ایسے جوان کو اس قوم ظالم کی طرف بھیج رہا ہوں کہ جو صورت، سیرت اور گفتار میں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ شباہت رکھتا ہے، اور جب کبھی ہم پیغمبرؐ کی زیارت کے مشتاق ہوتے تو اس جوان کو دیکھ لیتے اس کے بعد عمر بن سعد کی طرف متوجہ ہوئے اور بلند آواز سے کہا: ﴿یَابْنَ سَعْدٍ قَطَعَ اللّٰهُ رَحِمَکَ کَمَا قَطَعْتَ رَحِمِی﴾ اے سعد کے بیٹے! خدا تیری نسل کو ختم کرے جس طرح تو نے میری نسل اس جوان سے ختم کی۔ اس وقت علی بن الحسین دشمن کے نزدیک پہنچے اور جنگ کی، اور بہت سخت لڑائی کی اور کثیر تعداد میں دشمن کو قتل کیا، اور پھر اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

﴿یا اَبَۃَ اَلْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِیْ وَ ثِقْلُ الْحَدِیْدِ قَدْ اَجْھَدَنِیْ فَھَلْ اِلٰی شَرْبَۃٍ مِنَ الْمَاءِ سَبِیْلٌ؟﴾

اے بابا جان! پیاس نے مجھے مار ڈالا، اور اسلحہ کے بوجھ نے تھکا دیا، کیا تھوڑا سا پانی ممکن ہے جو مجھے پیاس سے نجات دے۔

امام حسین علیہ السلام نے روتے ہوئے فرمایا: میرے پیارے بیٹے واپس چلے جاؤ۔ ذرا دیر جنگ کرو، کیونکہ وہ وقت قریب آ چکا ہے کہ تم اپنے جد بزرگوار حضرت محمدؐ سے ملاقات کرو، اور ان کے دست مبارک سے ایسا جام کوثر پیو جس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

علی اکبرؑ دوبارہ میدان میں بڑی فداکاری کے ساتھ آئے اور آرزوئے شہادت دل میں لئے ہوئے بہت شدت سے دشمن پر یلغار کی، اچانک منقذ بن مرہ عبدی لعنۃ اللہ نے ایسا نیزہ مارا کہ جس کے لگنے سے لڑنے کی طاقت ختم ہوگئی، زمین پر گر پڑے اور فریاد کی:

﴿یا اَبَتَاہُ عَلَیْکَ مِنِّی السَّلَامَ ھٰذَا جَدِّیْ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ لَکَ عَجِّلِ الْقُدُوْمَ اِلَیْنَا﴾

بابا جان! آپ پر میرا آخری سلام، خدا حافظ۔ یہ میرے جد بزرگوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرما رہے ہیں: اے حسین جلدی ہمارے پاس آ جاؤ۔

امام حسین علیہ السلام تشریف لائے اور شہزادہ علی اکبر علیہ السلام کے سرہانے بیٹھ گئے۔ ﴿وَ وَضَعَ خَدَّہُ عَلٰی خَدِّہٖ﴾ اور اپنا رخسارہ علی اکبرؑ کے رخسار پر رکھ کر فرمایا: ﴿قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ﴾ پیارے بیٹے خدا اس قوم کو ہلاک کرے، جس نے تمہیں قتل کیا۔

یہ قوم خدا پر کتنی گستاخ اور حرمت رسول خداﷺ کو پامال کرنے والی ہے۔ ﴿عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا﴾ اے میری آنکھوں کے نور تیرے بعد اس دنیا پر خاک ہو۔

راوی کہتا ہے: حضرت زینب سلام اللہ علیہا خیموں سے باہر آئیں اور میدان کی طرف چلیں اور دردناک آواز میں کہہ رہی تھی: ﴿یَا حَبِیْبَاہُ یَا ابْنَ اَخَاہُ﴾ جب بھتیجے کی لاش پر پہنچیں تو خود کو اکبرؑ کی لاش پر گرا دیا جو کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی تھی۔ امام حسین علیہ السلام آئے اور ان کو مستورات کے خیمے میں لے گئے۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کے اہل بیتؑ ایک دوسرے کے بعد میدان میں جاتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک جماعت سپاہ ابن زیاد کے ہاتھوں قتل ہوگئی۔ اس وقت امام حسین علیہ السلام نے آواز دی: اے میرے چچازاد، بھائیو اور اے میرے اہل بیتؑ صبر کرو۔ خدا کی قسم آج کے بعد ہرگز ذلت وخواری نہیں دیکھو گے۔

شہادتِ حضرت قاسمؑ

راوی کہتا ہے: ایک ایسا تیرہ سالہ نوجوان میدان میں آیا کہ جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند تھا، اس نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ ابن فضیل ازدی نے اس کے سر پر تلوار ماری، اور اس کے سر کو شگافتہ کر ڈالا، اس نے زمین پر گرتے ہوئے، آواز دی: یا عماہ!۔

امام حسین علیہ السلام شکاری باز کی طرح بہت تیزی کے ساتھ میدان میں آئے اور غضبناک شیر کی طرح اس سپاہ پر حملہ کیا، اور اپنی تلوار سے ابن فضیل پر وار کیا، اور اس نے اپنے ہاتھ کو ڈھال بنایا اور اس کا ہاتھ کہنی سے جدا ہوگیا، اور اس نے فریاد کی، جو اس کے لشکر والوں نے سنی، اتنے میں لشکر کوفہ نے حملہ کیا تاکہ اسے بچالیں لیکن وہ گھوڑوں کی